Pathway To Ilm

ماہانہ آرٹیکل

شمارہ: 1

محرم 1446 / جولائی 2024

جمعہ کے خطبہ کو خاموشی اور توجہ سے سننے کی اہمیت

نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے۔ اس فرض عبادت کو دن میں پانچ مرتبہ ادا کرنا ہر بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ مسلمانوں کے ہاں جمعہ کی نماز کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ نماز جمعہ میں رکعتوں کی تعداد دوسرے عام دنوں میں ظہر کی نماز سے مختلف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الجمعہ کے نام سے پوری سورت نازل فرمائی ہے اس سورت کی آیت نمبر ۹ میں اللہ ﷻ نے جمعہ کی نماز اور جمعہ کے خطبہ کی اہمیت اور قدر و منزلت کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوۡمِ ٱلۡجُمُعَةِ فَٱسۡعَوۡاْ إِلَىٰ ذِكۡرِ ٱللَّهِ وَذَرُواْ ٱلۡبَيۡعَۚ ذَٰلِكُمۡ خَيۡرٞ لَّكُمۡ إِن كُنتُمۡ تَعۡلَمُونَ

"اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو، اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے، اگر تم سمجھو۔"[1]

مفسرین کی ایک جماعت کے نزدیک "ذکر اللہ" سے مراد جمعہ کی نماز اور جمعہ کا خطبہ ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی سنت کے مطابق نمازِ جمعہ سے قبل خطبہ دینا نمازِ جمعہ کے صحیح ہونے کے لئے شرط ہے۔ خطبہ کو خاموشی اور دھیان سے سننا واجب ہے، اسی لئے جمعہ کی نماز کیلئے مسجد میں خطبہ سے پہلے پہلے پہنچنا بہت ضروری ہے، کیونکہ اگر کوئی شخص خطبہ سے رہ گیا تو نماز جمعہ کی فضیلت اور ثواب سے محروم رہے گا۔

---

[1] سورۃ الجمعہ: سورۃ 62، آیت 9

جمعہ کے دن فرشتے رجسٹر کھول کر اس وقت تک نمازیوں کے نام لکھتے جاتے ہیں جب تک امام خطبہ شروع نہ کریں، جیسے ہی امام خطبہ کا آغاز کرتا ہے تو فرشتے رجسٹر بند کر کے خود بھی خطبہ سننے لگتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے کھڑے ہو جاتے ہیں پھر سب سے پہلے (مسجد میں آنے والوں کے نام) لکھتے ہیں پھر جو ان کے بعد آئیں (ان کے نام لکھتے ہیں) پھر جب امام خطبہ کے لئے (منبر پر) بیٹھ جاتا ہے تو فرشتے دفاتر کو لپیٹ کر رکھ دیتے ہیں اور ذکر (جمعہ کا خطبہ) غور سے سُنتے ہیں۔"[2]

آج کل خطبہ کے دوران لوگوں کی بڑھتی ہوئی لاپرواہی (آپس میں باتیں کرنا، موبائل فون کا استعمال کرنا، اور دوسری لایعنی حرکات میں مشغول ہونا) بہت کثرت سے مشاہدہ میں آرہی ہے یہ ایک ایسی غلطی ہے جو جمعہ کے خطبہ کی عظمت، حرمت اور مقصد کو پامال کر رہی ہے۔ خطبہ سے امام کا مقصد روحانی رہنمائی اور نصیحت ہوتا ہے، جس کے لئے سامعین کی یکساں خاموشی اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ان لایعنی کاموں میں مشغولیت خطبہ سے حاصل ہونے والے انفرادی و اجتماعی فوائد کو ختم کر رہی ہے اور دوسروں کے جمعہ کے خطبہ سننے میں خلل بھی پیدا کرتی ہے۔ ایمان والوں کے لئے بہت ضروری ہے کہ وہ خطبہ کی اہمیت ، فضیلت اور اس سے جڑے مسائل سے خود کو آگاہ رکھے اور پھر اس پر عمل پیرا بھی ہو۔

آپ ﷺ نے فرمایا: **"جب جمعہ کے دن امام خطبہ دے رہا ہو اور تم نے اپنے ساتھی سے کہا کہ خاموش رہو اور تم نے (یہ کہہ کر) لغو کام کیا۔"**[3]

امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے خطبہ کے دوران ہر طرح کی گفتگو کی ممانعت ثابت ہوتی ہے[4]۔اور آپ ﷺ کا یہ بھی ارشاد گرامی ہے: **"جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، پھر جمعہ کے لیے آیا، امام کے**

---

[2] صحیح البخاری:3211

[3] صحیح البخاری:892، صحیح مسلم:851

[4] النووی، یحیی بن شرف، شرح النووی علی مسلم:851

قریب بیٹھا، غور سے خطبہ سنا اور خاموش رہا تو اس کے اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے، اور مزید تین دن کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اور جس نے کنکریاں ہٹائیں تو اس نے لغو کیا"۔[5]

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ کے دوران صرف بات چیت منع نہیں ہے، بلکہ ہر لایعنی حرکت جس طرح نماز میں ناجائز اور حرام ہے بالکل اسی طرح خطبہ کے دوران بھی ناجائز اور ممنوع ہے۔ سوچنے اور غور کرنے کی یہ بات ہے کہ خطبہ کے دوران کنکریوں تک کے ہٹانے کی ممانعت ہے، تو موبائل فون سے کھیلنا اور میسیجز بھیجنا تو بدرجہ اولی نامناسب اور ناپسندیدہ کام ہے۔

جمہور علماء کے نزدیک خطبہ سننا واجب ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جس لمحہ امام منبر پر تشریف لائیں اس وقت سے خاموش رہنا اور جمعہ کا خطبہ توجہ سے سننا واجب ہے۔ آپ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **"جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو اور امام منبر پر ہو، تو امام کے فارغ ہونے تک نہ نماز پڑھی جائے[6] اور نہ کلام ہو۔"**[7]

امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ نے بھی خطبہ سننا واجب قرار دیا ہے[8]، جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خطبہ سننا سنت ہے۔[9]

جہاں تک خطبہ کے دوران بات چیت کرنے کا تعلق ہے تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک بات کرنا، خواہ قریب ہو یا دور، سلام کا جواب دینا یا چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہہ کر جواب دینا سخت ناپسندیدہ (مکروہ تحریمی) ہے۔ ہر وہ چیز جو نماز میں ممنوع ہے خطبہ کے دوران بھی ممنوع ہے، جیسے کہ کھانا، پینا، بولنا، یہاں تک اللہ تعالیٰ کی حمد

---

5 صحیح مسلم: 857

6 خطبہ کے دوران نماز پڑھنے کے مسئلے پر ایک الگ آرٹیکل میں بات کی جائے گی ان شاءاللہ تعالیٰ۔

7 الہیثمی، مجمع الزوائد: 184/2

8 بدائع الصنائع: 264/1

9 ڈاکٹر وہبہ الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ: 294

بیان کرنا، یا نیکی کا حکم دینا۔ لہذا صرف خاموشی اختیار کر کے خطبہ سنیں۔ امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ کے نزدیک خطبہ کے دوران مطلق بولنا ممنوع ہے، جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک خطبہ کے دوران بولنا ناپسندیدہ، یعنی مکروہ ہے۔[10] سچ تو یہ ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ خود لکھتے ہیں: "میں چاہتا ہوں کہ خطبہ میں حاضر ہر شخص خطبہ کو سنے اور خاموش رہے، اور امام کے خطبہ شروع کرنے سے پہلے بولنا بند کرے، یہاں تک کہ امام دونوں خطبوں سے فارغ ہو جائے۔"[11]

غرض یہ کہ جمعہ کی نماز کو اسلام میں ایک منفرد اور اہم مقام حاصل ہے۔ خطبہ بس صرف ایک روایتی رسم نہیں ہے، بلکہ یہ جمعہ کی نماز کے لیے ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے، جس کے لئے سارے حاضرین کی مکمل و ہمہ وقت توجہ درکار ہے۔ خطبہ کے دوران بڑھتے ہوئے عدم توجہی (بولنا، موبائل سے کھیلنا) کے رجحان کے باوجود ، جمہور علماء کے نزدیک امام کے منبر پر تشریف لانے سے لیکر خطبہ کے اختتام تک خطبہ کو غور سے سننا واجب ہے۔ اس واجب عمل کی حساسیت اور سنگینی اس لئے بھی بڑھ جاتی ہے کہ خطبہ کے دوران مطلق ہر طرح کے مشاغل، حرکات اور گفتگو کی ممانعت ہے، کیونکہ یہ سارے کام خطبہ سننے سے حاصل ہونے والے ثواب اور فوائد کو کم کر دیتے ہیں۔ اس لیے ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ خطبہ کے تقدس کو پہچانے اور اسے برقرار رکھے، اس کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اس سے ملنے والی برکات سے پوری طرح مستفید ہو۔

تحریر: ڈاکٹر شبیر احمد

انگریزی سے اردو میں ترجمہ: مولانا نصیر احمد (پاکستان)

---

[10] ڈاکٹر وہبہ الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ: 294

[11] امام شافعی، کتاب الام: 233/1